وعظ و نصیحت قسط 102

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ رحمت

(بوڑھوں کے لیے)

✍... متکلم اسلام شیخ طریقت مولانا محمد الیاس گھمن

خانقاہ حنفیہ، مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا، پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ نے انسان کے زندگی کو عام طور پر ان چار مراحل میں تقسیم کیا ہے: بچپن، لڑکپن، جوانی اور بڑھاپا۔ پیدائش سے لے کر جوان ہونے تک یعنی ابتدائی تین مراحل میں انسان کی رہائش و خوراک، خوشی وراحت، تعلیم وتربیت، معاشی کفالت، شادی بیاہ ودیگر مالی و جسمانی اوراخلاقی وتمدنی تمام تر ضروریات کو پورا کرنے کے لیے والدین اپنی تمام توانائیاں قربان کرتے کرتے بوڑھے ہو جاتے ہیں۔ لیکن جب یہ "اختتامِ زندگی" کا پروانہ ہاتھ میں تھامے ہوئے بڑھاپے کی دہلیز پر قدم رکھتا ہے تو ہمارا ظالم سماج اس سے نظریں پھیر لیتا ہے حالانکہ یہی وہ وقت ہوتا ہے جب اسے سکون، راحت، خدمت، محبت اور دیکھ بھال کی ضرورت پڑتی ہے۔

وہ تہذیب جس کی نقالی کرنے میں آج کا مسلمان اتراتا پھرتا ہے اس تہذیب میں سن رسیدہ افراد کو محض بوجھ تصور کیا جاتا ہے، گھریلو نظام زندگی میں ان کو یکسر بے دخل کرتے ہوئے "اولڈ ہومز" کے احاطے میں ہمیشہ کے لیے چھوڑ دیا جاتا ہے جہاں یہ طبقہ پل پل جیتا اور پل پل میں مرتا ہے بالآخر وہ اپنی محبتوں اور آرزوؤں کو حسرتوں کے بوسیدہ کفن میں دفنا دیتا ہے۔ جبکہ دوسری طرف اسلامی تعلیمات میں بوڑھے اور سن رسیدہ افراد لائق عزت و تکریم، باعث برکت و رحمت، حصول رزق اور نصرت خداوندی کا سبب ہیں۔ اسلام اس طبقے کو قابل صد احترام بتلاتا ہے، ان کے ساتھ نرم گفتاری، حسن سلوک اور جذبہ خیر خواہی کا حکم دیتا ہے جبکہ ان کی خلاف مزاج باتوں پر صبر و تحمل سے پیش آنے کی تلقین کرتا ہے۔

منبر و محراب سے جس طرح عقائد وعبادات کی تبلیغ علماء کرام کی ذمہ داری ہے اسی طرح اسلام کے طرزِ معاشرت اور اس کی اخلاقی تعلیمات سے آگاہ کرنا بھی انہی کے فرائض منصبی میں داخل ہے۔ اللہ رب ذوالجلال کے ہاں سن رسیدہ افراد

بالخصوص جبکہ وہ والدین ہوں ان کی کیا قدر و منزلت ہے اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے۔

وَقَضَى رَبُّكَ أَلاَّ تَعْبُدُواْ إِلاَّ إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِندَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلاَهُمَا فَلاَ تَقُل لَّهُمَآ أُفٍّ وَلاَ تَنْهَرْهُمَا وَقُل لَّهُمَا قَوْلاً كَرِيمًا ٥وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُل رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا ٥

پ15، سورۃ بنی اسرائیل، آیت نمبر 23

ترجمہ: والدین کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آؤ، اگر تمہارے سامنے دونوں میں سے کوئی ایک یا دونوں بوڑھے ہو جائیں تو انہیں "اُف" بھی نہ کہو اور جھڑ کو بھی نہیں اور ان دونوں کے ساتھ بڑے ادب سے بات کیا کرو۔ اور ان دونوں کے لیے نرم دلی سے عاجزی و انکساری کے بازو جھکائے رکھو اور (اللہ کے حضور) یہ فریاد کرتے رہو کہ اے میرے رب! ان دونوں پر رحم فرما جیسا کہ انہوں نے بچپن میں مجھے (پیار و محبت سے) پالا تھا۔

اللہ رب العزت نے اپنی عبادت کے بعد والدین سے حسن سلوک کا حکم دیا بطور خاص جب وہ بوڑھے ہو جائیں کیونکہ یہ عمر کا وہ حصہ ہوتا ہے کہ جب انسان کے اعضاء کی مضبوطی ماند پڑ جاتی ہے، قوت برداشت اور صبر و تحمل کم جبکہ چڑچڑا پن زیادہ ہو جاتا ہے اس لیے قرآن کریم نے اس موقع پر یہ حکم دیا ہے والدین جب بوڑھے ہو جائیں تو ان کی باتوں سے دلبرداشتہ ہو کر ان کو عزت واحترام سے محروم نہ کرو۔

عَنْ كَعْبِ بْنِ مُرَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

جامع الترمذی، باب ماجاء فی فضل من شاب شیبۃ فی سبیل اللہ، حدیث نمبر 1558

ترجمہ: حضرت کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو نوجوان اسلام میں بوڑھا ہوا قیامت کے دن اس کے لیے ایک نور ہو گا۔

فائدہ: یہ وہ وقت ہو گا کہ جب لوگ اندھیروں میں سرگرداں پھر رہے ہوں گے اور ایمان والوں سے درخواست کریں گے کہ ہمیں اپنے نور سے فائدہ اٹھانے دو۔ ایسے وقت میں بوڑھوں کو اللہ کی طرف سے نور کا عطا فرمانا کتنا بڑا انعام ہو گا۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَنْتِفُوا الشَّيْبَ فَإِنَّهُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَشِيبُ فِي الْإِسْلَامِ إِلَّا كَتَبَ اللهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً۔

السنن الکبری للبیہقی، حدیث نمبر 14828

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفید بالوں کو ختم نہ کرو کیونکہ جو مسلمان اسلام کی حالت میں بوڑھا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر سفید بال کے بدلے ایک نیکی لکھتے ہیں اور ایک گناہ معاف فرماتے ہیں۔

فائدہ: بڑھاپے کے سفید بالوں کا اللہ کریم اتنا حیا فرماتے ہیں۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَسْتَحْيِي مِنْ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ إِذَا كَانَ مُسَدَّدًا لَزُومًا لِلسُّنَّةِ، أَنْ يَسْأَلَ اللَّهَ فَلَا يُعْطِيَهُ

المعجم الاوسط، حدیث نمبر 5286

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ اس بات سے حیا فرماتے ہیں کہ کوئی بوڑھا

مسلمان جو استقامت کے ساتھ سنت پر عمل کرنے والا ہو وہ اللہ سے دعا مانگے اور اللہ اس کی دعا کو قبول نہ فرمائے۔

فائدہ: معلوم ہوا کہ بوڑھوں سے دعائیں لینی اور کرانی چاہییں۔ یہاں اس فرق کو بھی اچھی طرح ذہن نشین فرمالیں کہ دعائیں کرانا اور دعائیں لینا دونوں میں فرق ہے۔ "دعا لینا" اسے کہتے ہیں کہ آپ کسی کی خدمت کریں اور وہ خوش ہو کر آپ کو دعائیں دے جبکہ "دعا کرانا" اسے کہتے ہیں کہ کسی دوسرے سے دعا کی درخواست کی جائے۔ دعائیں کرانی بھی چاہئیں اور لینی بھی چاہئیں۔

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنْ إِجْلَالِ اللّٰهِ إِكْرَامَ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ وَحَامِلِ الْقُرْآنِ غَيْرِ الْغَالِي فِيهِ وَالْجَافِي عَنْهُ وَإِكْرَامَ ذِي السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ۔

سنن ابی داود، باب فی تنزیل الناس منازلھم، حدیث نمبر 4845

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بوڑھے مسلمان کی عزت کرنا اللہ رب العزت کی عظمت بجالانے میں سے ہے اور قرآن کریم کا اعتدال پسند عالم اور انصاف پسند بادشاہ کی عزت کرنا بھی اللہ کی عظمت بجالانے میں سے ہے۔

فائدہ: معلوم ہوا کہ بوڑھوں کی عزت کرنا اللہ کی عظمت بجالانے میں سے ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَيُعَظِّمْ كَبِيرَنَا

شعب الایمان للبیہقی، باب فی رحم الصغیر وتوقیر الکبیر، حدیث نمبر 10476

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا: جو ہمارے چھوٹوں پر شفقت نہ کرے اور ہمارے بڑوں کی تعظیم نہ کرے تو اس کا ہمارے ساتھ دینی رشتہ بہت ہی کمزور ہے۔

فائدہ: اس سے بڑی محرومی اور کیا ہو گی کہ اللہ کے رسول ایسے شخص کو "اپنا" کہنے کو تیار نہیں جو بوڑھوں کی عزت نہیں کرتا اور چھوٹوں پر شفقت نہیں کرتا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُوَسَّعُ الْمَجْلِسُ إِلَّا لِثَلَاثَةٍ: لِذِي سِنٍّ لِسِنِّهِ، وَذِي عِلْمٍ لِعِلْمِهِ، وَذِي سُلْطَانٍ لِسُلْطَانِهِ۔

شعب الایمان للبیہقی، باب فی رحم الصغیر وتوقیر الکبیر، حدیث نمبر 10484

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجلس میں تین طرح کے لوگوں کے لیے وسعت پیدا کرو۔ بڑے کے لیے اس کے عمر میں بڑا ہونے کی وجہ سے، عالم کے لیے اس کے علم کی وجہ سے اور سردار کے لیے اس کی سرداری کی وجہ سے۔

فائدہ: جہاں چند لوگ بیٹھے ہوں وہاں اگر کوئی بڑی عمر (سن رسیدہ / بوڑھا) یا عالم یا کسی قوم برادری کا سردار آجائے تو اس کے لیے مجلس میں بیٹھنے کی گنجائش پیدا کی جائے یہ اس کی عزت کا باعث ہے۔

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَسَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُودٍ أَتَيَا خَيْبَرَ فَتَفَرَّقَا فِي النَّخْلِ فَقُتِلَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَهْلٍ فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ وَحُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ ابْنَا مَسْعُودٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمُوا فِي أَمْرِ صَاحِبِهِمْ فَبَدَأَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَكَانَ أَصْغَرَ الْقَوْمِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرِ الْكُبْرَ

صحیح بخاری باب اکرام الکبیر ویبدا ا کبر بالکلام والسوال، حدیث نمبر 6142

ترجمہ: حضرت رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود رضی اللہ عنہما خیبر پہنچے وہاں جا کر کھجوروں کے باغات میں جدا جدا ہو گئے۔ اسی دوران عبداللہ بن سہل قتل کر دیئے گئے تو عبدالرحمٰن بن سہل اور مسعود کے بیٹے حویصہ اور محیصہ رضی اللہ عنہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے ساتھی کے بارے بات چیت کی تو گفتگو کی ابتداء عبدالرحمن نے کی جب کہ وہ سب سے چھوٹے تھے۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: بڑے کے مرتبے اور عزت کا خیال رکھو (یعنی بڑوں کو بات کرنے دو)۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمَ وَفْدُ جُهَيْنَةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ غُلَامٌ يَتَكَلَّمُ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْ! فَأَيْنَ الْكِبَرُ؟

شعب الایمان للبیہقی، باب فی رحم الصغیر وتوقیر الکبیر، حدیث نمبر 10486

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جہینہ قبیلے کا ایک وفد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا ان میں سے ایک کم عمر لڑکا بات کرنے لگا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رکو! تمہارا بڑا کون ہے؟ (کیونکہ بات کرنے کا زیادہ حقدار وہی ہے)۔

فائدہ: جب کبھی وفد کی صورت میں کہیں جانا ہو تو بات کرنے کا حقدار وہی ہے جو بڑی عمر کا ہو۔ ہاں اگر مشورے سے یہ طے کر لیا جائے کہ بات فلاں کرے گا خواہ وہ عمر میں چھوٹا ہی کیوں نہ ہو تو درست ہے۔ بڑوں کی موجودگی میں چھوٹے از خود بات کرنا شروع نہ کریں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ.

صحیح بخاری باب تسلیم الصغیر علی الکبیر، حدیث نمبر 6234

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چھوٹی عمر والے بڑی عمر والے کو سلام کریں۔

فائدہ: بڑوں کی عمر اور ان کی بزرگی کا لحاظ کرتے ہوئے چھوٹوں کو چاہیے کہ وہ سلام کرنے میں ابتداء کریں تاکہ بڑوں کا فطری تقاضا پورا ہو انہیں یہ احساس ہو کہ ہماری معاشرے میں قدر ہے۔

عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ فَلَبِثْنَا عِنْدَهُ نَحْوًا مِنْ عِشْرِينَ لَيْلَةً وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيمًا فَقَالَ لَوْ رَجَعْتُمْ إِلَى بِلَادِكُمْ فَعَلَّمْتُمُوهُمْ مُرُوهُمْ فَلْيُصَلُّوا صَلَاةَ كَذَا فِي حِينِ كَذَا وَصَلَاةَ كَذَا فِي حِينِ كَذَا وَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ.

صحیح بخاری باب اذا استووا فی القراءۃ فلیومھم اکبرھم، حدیث نمبر 685

ترجمہ: حضرت مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں اپنے قبیلہ کے چند افراد کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں بیس راتیں ٹھہرے، آپ انتہائی مہربان تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اپنے علاقے میں جاؤ اپنے قبیلے والوں کو دین کی تعلیم دو انہیں نماز پڑھنے کا کہو کہ فلاں وقت میں فلاں نماز اور فلاں وقت میں فلاں نماز ادا کریں۔ جب نماز کا وقت ہو تو تم میں سے ایک شخص اذان دے اور جو عمر میں سب سے بڑا ہو وہ تمہاری امامت کرائے۔

فائدہ: عبادات میں سب سے زیادہ اہم رکن نماز ہے اور اس کی امامت

کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر میں بڑے شخص کو ترجیح دی ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَمَّ أَحَدُكُمُ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ الصَّغِيرَ وَالْكَبِيرَ وَالضَّعِيفَ وَالْمَرِيضَ فَإِذَا صَلَّى وَحْدَهُ فَلْيُصَلِّ كَيْفَ شَاءَ

جامع الترمذی، باب ماجاء اذاام احدکم الناس فلیخفف، حدیث نمبر 219

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی لوگوں کا امام بن کر انہیں نماز پڑھائے تو اسے چاہیے کہ ہلکی پھلکی نماز پڑھائے (یعنی زیادہ لمبی نہ کرے) کیونکہ مقتدیوں میں کمزور، بیمار اور بوڑھے بھی ہوتے ہیں۔

فائدہ: سابقہ حدیث میں تھا کہ بڑی عمر کا شخص نماز پڑھائے اور اس حدیث میں ہے کہ اگر کوئی امام بن جائے تو پھر بوڑھوں کی رعایت کرتے ہوئے ہلکی پھلکی نماز پڑھائے۔

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ لَا أَكَادُ أُدْرِكُ الصَّلَاةَ مِمَّا يُطَوِّلُ (يُطِيلُ) بِنَا فُلَانٌ فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَوْعِظَةٍ أَشَدَّ غَضَبًا مِنْ يَوْمِئِذٍ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ مُنَفِّرُونَ (إِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِينَ) فَمَنْ صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ الْمَرِيضَ وَالضَّعِيفَ وَذَا الْحَاجَةِ

صحیح بخاری، باب الغضب فی الموعظۃ والتعلیم اذارائ مایکرہ، حدیث نمبر 90

ترجمہ: حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ یارسول اللہ! میں فلاں شخص کی وجہ سے نماز میں شریک نہیں ہوتا، کیونکہ وہ بہت لمبی نماز پڑھاتے ہیں۔

ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ علیہ وسلم کو کبھی وعظ اور خطبہ کہ حالت میں اس دن سے زیادہ غصے کی حالت میں نہیں دیکھا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے بعض وہ لوگ ہیں جو (اپنے نامناسب طرزِ عمل سے لوگوں) دور بھگانے والے ہیں، جو کوئی تم میں سے لوگوں کا امام بنے اور ان کو نماز پڑھائے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ نماز مختصر پڑھائے، کیونکہ ان نماز پڑھنے والوں میں کمزور (بوڑھے بڑی عمر والے) بھی ہوتے ہیں اسی طرح وہ لوگ بھی ہوتے ہیں جو ضروری کام والے بھی ہوتے ہیں۔

فائدہ: وہ لوگ جن کی اقتداء میں بوڑھے اور کمزور لوگ نماز پڑھے ہوں انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہر وقت پیش نظر رکھنا چاہیے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَكْرَمَ شَابٌّ شَيْخًا لِسِنِّهِ إِلَّا قَيَّضَ اللهُ لَهُ مَنْ يُكْرِمُهُ عِنْدَ سِنِّهِ

جامع الترمذی، باب ماجاء فی اجلال الکبیر، حدیث نمبر 1945

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو جوان کسی بوڑھے کی بڑھاپے کی وجہ سے عزت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس جوان کے لیے کسی کو مقرر فرما دیتے ہیں جو اس کے بڑھاپے میں اس کی عزت کرے۔

فائدہ: ہر شخص بشرط زندگی بچپن، لڑکپن اور جوانی کے بہاریں دیکھنے کے بعد بڑھاپے کی دہلیز پر قدم رکھتا ہے اس وقت وہ دوسروں کے رحم و کرم پر ہوتا ہے اور ان کی خدمت و محبت کا محتاج ہو جاتا ہے، بوڑھوں کی عزت و توقیر کرنے سے اللہ کریم ایسے شخص کی یہ منزل بھی آسان فرما دیتے ہیں۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

يَا أَنَسُ! وَقِّرِ الْكَبِيرَ وَارْحَمِ الصَّغِيرَ تُرَافِقْنِي فِي الْجَنَّةِ۔

شعب الایمان للبیہقی، باب فی رحم الصغیر وتوقیر الکبیر، حدیث نمبر 10475

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: اے انس! بڑوں کی عزت کرنا اور چھوٹوں سے شفقت والا معاملہ کرنا یہ ایسا کام ہے جو تجھے جنت میں میرا پڑوسی بنادے گا۔

فائدہ: جو شخص جنت میں نبی کا پڑوس چاہتا ہے اسے چاہیے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان مبارک کو غور سے پڑھے، سمجھے اور اس پر عمل کرے۔

قَالَ ذُو النُّونِ رَحِمَهُ اللهُ: ثَلَاثَةٌ مِنْ أَعْلَامِ الْوَقَارِ: تَعْظِيمُ الْكَبِيرِ، وَالتَّرَحُّمُ عَلَى الصَّغِيرِ، وَالتَّحَلُّمُ عَلَى الْوَضِيعِ۔

شعب الایمان للبیہقی، باب فی رحم الصغیر وتوقیر الکبیر، حدیث نمبر 10483

ترجمہ: حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تین باتیں وقار کی نشانیاں ہیں بڑوں کی عزت کرنا، چھوٹوں پر شفقت کرنا اور گھٹیا آدمی کی باتوں کو برداشت کرنا۔

فائدہ: عزت و وقار کی علامتوں میں سے پہلی علامت یہی ہے کہ عزت دار انسان وہ ہوتا ہے جو اپنی سے بڑی عمر کے لوگوں کی عزت کرے، اپنے سے چھوٹوں پر شفقت کرے اور اگر کوئی گھٹیا اور ذلیل آدمی کوئی ناگوار بات کہہ دے تو اسے برداشت کرے۔

عَنْ حَكِيمِ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ التَّمِيمِيِّ، أَنَّ أَبَاهُ، أَوْصَى عِنْدَ مَوْتِهِ فَقَالَ: بَنِيَّ اتَّقُوا اللهَ، وَسَوِّدُوا أَكْبَرَكُمْ فَإِنَّ الْقَوْمَ إِذَا سَوَّدُوا أَكْبَرَهُمْ خَلَفُوا أَبَاهُمْ، وَإِذَا سَوَّدُوا أَصْغَرَهُمْ أَزْرَى بِهِمْ فِي أَكِفَّائِكُمْ، وَعَلَيْكُمْ بِاصْطِنَاعِ

الْمَالِ فَإِنَّهُ مَنْبَهَةٌ لِلْكَرِمِ، وَيُسْتَغْنَى بِهِ عَنِ اللَّئِيمِ، وَإِيَّاكُمْ وَمَسْأَلَةَ النَّاسِ۔

المعجم الکبیر للطبرانی، حدیث نمبر 869

ترجمہ: حکیم بن قیس بن عاصم التمیمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد نے موت کے وقت اپنے بیٹوں کو یوں نصیحت کی: اللہ سے ڈرو اور اپنے بڑوں کو سردار بناؤ۔ جب قوم اپنے بڑوں کو سردار بناتی ہے تو اپنے آباؤاجداد سے آگے نکل جاتی ہے اور جب اپنے چھوٹے کو سردار بناتی ہے وہ اپنے ہم عصروں میں ذلیل و رسوا ہو جاتی ہے۔ اور ہاں مال کو حاصل بھی کرنا اور اس کی حفاظت بھی کرنا کیونکہ مال شریعت کے لیے زینت ہے اور وہ اس کے ذریعہ سے انسان کمینوں سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔ لوگوں کے سامنے دست سوال دراز کرنے سے بچو۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بڑوں کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

والسلام



خانقاہ حنفیہ، صلالہ، سلطنت عمان

جمعرات، 17 جنوری، 2019ء